© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

سجدہ سہو؛ احکام ومسائل اور مختلف صورتیں

'سجدہ سہو' ایسے دو سجدوں کو کہتے ہیں جنہیں ایک نمازی بھول چوک کی وجہ سے اپنی نماز میں پیدا ہونے والے خلل کو پورا کرنے (نقص کی تلافی) کے لیے کرتا ہے۔ اس کے اسباب تین ہیں:

۱۔ زیادتی ۲۔ کمی اور ۳۔ شک

ذیل میں ہر صورت کے احکام ومسائل علیحدہ علیحدہ پیش کیے جاتے ہیں:

۱۔ زیادتی (سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو)

جب کوئی نمازی جان بوجھ کر اپنی نماز میں قیام، رکوع، سجدہ یا قعدہ کا اضافہ کر دیتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے اور اگر یہی عمل اس سے بھول کر سرزد ہو جاتا ہے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کو یاد آتا ہے تو ایسے موقع پر اس کے لیے سجدہ سہو کر لینا کافی ہے۔ سجدہ سہو کر لینے سے اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور اگر اضافی عمل کے دوران اسے یاد آجائے تو اس اضافی عمل سے لوٹنا اور آخر نماز میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ ایسا کر لینے سے اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لی اور تشہد میں اس کو یاد آیا کہ چار کی جگہ اُس نے پانچ رکعتیں پڑھ لی ہیں۔ ایسے موقع پر وہ تشہد کو پورا کرے گا اور سلام پھیرے گا، پھر سجدہ سہو کرے گا اور دوبارہ سلام پھیرے گا اور اگر اس اضافی عمل کی یاد اس کو سلام پھیرنے کے بعد آئی ہے، تو صرف سجدہ سہو کرے گا اور سلام پھیر دے گا۔ اگر اس اضافی عمل کی یاد پانچویں رکعت کے دوران آجائے تو فوراً اسی وقت بیٹھ جائے گا اور تشہد پڑھے گا اور سلام پھیرے گا، پھر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے گا۔

اس مسئلہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی یہ حدیث ہے کہ

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ، قِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلاَةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ». قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ...[1]

''نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیا: نماز میں کچھ اضافہ ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں کیا ہوا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، آپ نے پانچ رکعت پڑھ لی ہے، لہٰذا آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے، اور ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ نے اپنے پاؤں پھیر لیے اور قبلہ کا رخ کیا اور دو سجدے کیے، پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔''

نماز پوری ہونے سے پہلے سلام

نماز پوری ہونے سے پہلے سلام پھیرنا نماز میں اضافہ کرنا ہے، لہٰذا اگر کوئی نمازی جان بوجھ کر نماز پوری ہونے سے پہلے سلام پھیر دیتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

اور اگر یہ عمل بھول کر کرتا ہے اور اس کی یاد کافی دیر کے بعد آتی ہے تو نئے سرے سے نماز کو دہرائے گا اور اگر تھوڑی دیر کے بعد اس کی یاد آتی ہے، جیسے دو یا تین منٹ بعد تو اپنی نماز کو پوری کرے گا، سلام پھیرے گا پھر سجدہ سہو کرے گا اور دوبارہ سلام پھیرے گا۔ اس مسئلہ کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیا۔ اس پر کچھ جلد باز لوگ یہ کہتے ہوئے مسجد کے دروازوں سے نکلے کہ 'نماز کم کر دی گئی ہے۔' یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی لکڑی پر ٹیک لگائی اس وقت آپ کے چہرہ سے غصہ کا اظہار ہو رہا تھا۔ اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ بھول گئے ہیں یا واقعی نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں نہ نماز میں کمی کی گئی ہے۔ یہ سن کر اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، آپ بھول گئے ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے

---

۱ صحیح بخاری: ۱۳۰۹

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

پوچھا: کیا یہ شخص صحیح کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، باقی ماندہ نماز پوری کی پھر سلام پھیرا، دو سجدے کیے اور آخری سلام پھیرا۔"[1]

جب امام نماز پوری ہونے سے پہلے ہی سلام پھیر دے، اور مقتدیوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں جن کی بعض رکعتیں چھوٹ گئی ہوں، پھر امام کو یاد آیا ہو کہ اس کی نماز پوری نہیں ہوئی ہے، لہٰذا اسے پوری کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا ہو، ایسے موقع پر ان مقتدیوں کو اختیار ہے جن کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی تھیں کہ چاہیں تو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پورا کریں اور سجدہ سہو کر لیں، یا پھر امام کے ساتھ ہو جائیں اور اس کی اتباع کرنے لگیں اور جب امام سلام پھیر دے تو پھر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پورا کریں اور سلام کے بعد سجدہ سہو کر لیں۔ یہی مناسب اور بہتر ہے۔

۲۔ نقص رکنی (رکن کی سہواً کمی کی صورت میں رکعت لغو)

دوسری صورت یہ ہے کہ ارکانِ نماز[2] میں کمی واقع ہو جائے۔ اگر کوئی نمازی اپنی نماز کے کسی رکن کو چھوڑ دے اور وہ رکن تکبیر تحریمہ ہو تو اس کی نماز ہی نہیں ہو گی، چاہے اس نے عمداً (جان بوجھ) کر چھوڑا ہو یا سہواً، اس سے چھوٹ گئی ہو، اس لیے کہ تکبیر تحریمہ چھوڑنے کی وجہ سے اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔ اور اگر تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی دوسرے رکن کو عمداً چھوڑا ہے یا سہواً۔ اگر عمداً چھوڑا ہے تب بھی اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر سہواً چھوڑا ہے، اور اس رکن کو چھوڑ کر نماز جاری رکھتے ہوئے دوسری رکعت میں اس چھوڑے ہوئے رکن تک پہنچ گیا ہے، تو وہ رکعت لغو (رائیگاں) ہو جائے گی۔ جس رکعت میں ایک رکن کو چھوڑا ہے تو دوسری رکعت جو ناقص رکعت کے بعد آئے گی، ناقص رکعت کے قائم مقام ہو گی اور اگر دوسری رکعت میں اس جگہ پر نہیں پہنچا ہے

---

۱ صحیح بخاری: ۱۱۷۲

۲ جنہیں سجدہ سہو سے پورا نہیں کیا جا سکتا: ۱۔ قیام ۲۔ تکبیر تحریمہ ۳۔ سورۃ فاتحہ پڑھنا ۴، ۵۔ رکوع اور اطمینان ۶، ۷۔ قومہ اور اس میں اطمینان ۸، ۹۔ سجدہ اور اس میں اطمینان ۱۰۔ ۱۱۔ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور اطمینان ۱۲، ۱۳۔ آخری تشہد پڑھنا اور اس کے لیے بیٹھنا ۱۴۔ ایک بار سلام پھیرنا۔
(صحیح فقہ السنہ از سید کمال سالم: ۱/ ۳۱۴ تا ۳۲۸)

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

جس جگہ پہلی رکعت میں ایک رکن کو چھوڑا ہے تو چھوٹے ہوئے رکن کو ادا کرے گا، اس کے بعد باقی ماندہ نماز پوری کرے گا، لیکن دونوں حالتوں میں سلام کے بعد اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا۔

اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ بھول گیا اور یہ بھول اس کو تب یاد آئی جب وہ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا، تو اس کی پہلی رکعت کالعدم ہوئی اور دوسری رکعت کو پہلی رکعت سمجھ کر اپنی نماز پوری کرے گا اور سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے گا، پھر سلام پھیرے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے پہلی رکعت کے سجدہ ثانیہ اور اس سے پہلے کے قعدہ کو بھول کر چھوڑ دیا اور یہ اسے اس وقت یاد آیا جب وہ دوسری رکعت میں رکوع سے کھڑا ہوا، تو ایسی حالت میں وہ بیٹھ کر سجدہ کرے گا، پھر اپنی نماز پوری کرے گا اور سلام پھیرے گا، پھر سجدہ سہو کر کے دوبارہ سلام پھیرے گا۔

ترکِ واجب (واجب کی سہواً کمی کی صورت میں سجدہ سہو)

جب کوئی نمازی نماز کے کسی واجب[1] کو عمداً چھوڑ دیتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے، اور اگر بھول کر چھوٹ جاتا ہے اور اس واجب کی جگہ کو چھوڑنے سے پہلے اسے یاد کر لیتا ہے تو اس کو ادا کرے گا اور اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہو گا اور اگر اس چھوٹے ہوئے واجب کی جگہ کو چھوڑنے کے بعد اور اس کے بعد والے رکن تک پہنچنے سے پہلے اس کو یاد کر لیا ہے تو اس چھوٹے ہوئے واجب کو ادا کرے گا، پھر اپنی باقی نماز پوری کرے گا اور سلام پھیرے گا، پھر سجدہ سہو کرے گا اور دوبارہ سلام پھیرے گا۔ اور اگر اس واجب کو چھوڑ کر دوسرے رکن میں پہنچ جاتا ہے تو وہ واجب ساقط ہو

---

1 واجباتِ نماز: نماز میں جسے کہنا یا کرنا واجب ہے اور بھول کر رہ جائے تو سجدہ سہو سے اس کمی کو دور کیا جا سکتا ہے، مگر جان بوجھ کر چھوڑنے سے نماز باطل ہو جائے گی: ۱۔ استفتاح ۲۔ تعوذ ۳۔ آمین ۴، ۵، ۶۔ تکبیرات، تسبیح اور ربنا لک الحمد ۷۔ رکوع و سجود کی تسبیحات ۸، ۹۔ تشہد اور اس کے لیے بیٹھنا۔ (صحیح فقہ السنہ: ۱/۳۲۸ تا ۳۳۶)

سنن الصلاۃ: جن کے رہ جانے پر سجدہ سہو کی ضرورت نہیں اور نہ ہی نماز باطل ہوتی ہے: ۱۔ سورۃ فاتحہ کے بعد قراءت ۲، ۳، ۴۔ رکوع، قومہ اور سجدوں میں ذکر ۵۔ دو سجدوں کے درمیان کی دعا ۶۔ درود (پہلے اور دوسرے تشہد میں) ۷۔ دعا، پہلے اور دوسرے تشہد کے بعد ۸۔ دوسرا سلام پھیرنا (ایضاً: ۱/۳۳۶ تا ۳۴۰)

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

جائیگا، لہٰذا اسے ادا کیے بغیر اپنی نماز کو جاری رکھے گا اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے گا۔

مثال کے طور پر ایک شخص دوسری رکعت کے سجدہ ثانیہ کے بعد بھول کر اور تشہد اول چھوڑ کر تیسری رکعت کی نیت سے اٹھا اور پوری طرح کھڑا ہونے سے پہلے اس کو اپنا سہو یاد آگیا تو بیٹھ جائے گا اور تشہد پڑھے گا، پھر اپنی نماز پوری کرے گا، اس حالت میں اس پر سجدہ سہو واجب نہ ہوگا اور اگر اسکی یاد اس کو اچھی طرح سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے آئی تو لوٹ کر بیٹھ جائے گا اور تشہد پڑھے گا، پھر اپنی باقی نماز پوری کرے گا اور سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے گا پھر آخری سلام پھیرے گا۔

اور اگر اس کی یاد اس کو پوری طرح کھڑے ہونے کے بعد آئی تو اس کو لوٹ کر ادا نہیں کرے گا بلکہ اپنی باقی نماز پوری کرے گا اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے گا۔

اس مسئلہ کی دلیل عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے کہ

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلاَةَ ، وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ ، كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ»[1]

"نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد اول کے لیے بیٹھنا بھول گئے، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب آپ نے نماز پوری کی تو لوگ آپ کے سلام کا انتظار کرنے لگے، آپ نے سلام سے پہلے ہی بیٹھے ہوئے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔"

۳۔ شک

شک کہتے ہیں دو ایسے امور کے مابین تردد کو جس میں یہ فیصلہ نہ ہو سکے کہ ان دونوں امور میں سے کونسا امر واقع ہوا ہے، عبادات کے اندر تین صورتوں میں شک کا اعتبار نہ ہوگا۔

۱۔ جب یہ شک وہم کے درجہ میں ہو، اس کی کوئی حقیقت نہ ہو، جیسے وسوسہ۔

۲۔ جب آدمی ایسا شکی بن جائے کہ جب بھی کوئی عبادت ادا کرے اس میں اسکو شک ہونے لگے۔

۱ صحیح بخاری: ۷۹۵

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

۳۔ جب یہ شک عبادات سے فارغ ہونے کے بعد لاحق ہو تو اس کا بھی کوئی اعتبار نہ ہو گا، جب تک کہ یقینی حالت نہ پیدا ہو جائے اور اگر یہ شک یقین میں تبدیل ہو جائے تو یقین کے مطابق اپنا عمل کرے گا۔

مثال کے طور پر ایک شخص نے ظہر کی نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کو شک ہو گیا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار رکعت، اس حالت میں اس شک کا کوئی اعتبار نہ ہو گا۔ الا یہ کہ اس کو یہ یقین ہو جائے کہ اس نے تین ہی رکعت پڑھی ہیں۔ لہٰذا اگر نماز پڑھے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تو ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز مکمل کرے گا پھر سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے گا، پھر اخیر میں سلام پھیرے گا۔ اور اگر بہت دیر کے بعد اس کو تین رکعت کا یقین ہوا تو از سر نو نماز پڑھے گا، ان تین حالتوں کے علاوہ دوسری جگہوں میں شک کا اعتبار ہو گا۔

نماز میں جو شک ہوتا ہے وہ دو حالتوں سے خالی نہیں:

پہلی حالت: دو حالتوں میں سے ایک کا راجح ہونا، لہٰذا جو حالت اس کے نزدیک راجح ہو گی اس کے مطابق عمل کرے گا اور اسی پر اپنی نماز پوری کرے گا۔ پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا اور اس کے بعد آخری سلام پھیرے گا۔

جیسے ایک شخص ظہر کی نماز پڑھتا ہے اور کسی رکعت کے بارے میں اس کو شک ہو جاتا ہے کہ آیا وہ دوسری رکعت ہے یا تیسری، لیکن آخر کار یہ راجح ہو جاتا ہے کہ یہ تیسری رکعت ہے، لہٰذا وہ اس کو تیسری رکعت مان کر ایک رکعت اور پڑھے گا اور سلام پھیرے دے گا، پھر سجدہ سہو کر کے آخری سلام پھیرے گا۔

اس مسئلہ کی دلیل عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی وہ حدیث ہے جسے صحیحین میں نقل کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اگر تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو صواب و درستگی تک پہنچنے کی بھرپور کوشش کرے اور جو راجح ہو اس پر اپنی نماز پوری کرے، پھر سلام پھیرے اس کے بعد

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

دو سجدے کرے۔''[1] (یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

دوسری حالت: نمازی کے نزدیک دو حالتوں میں سے کوئی حالت راجح نہ ہو، تو اس صورت میں یقین پر یعنی کم تر صورت پر بنیاد رکھے گا اور اسی کے حساب سے اپنی باقی نماز پوری کرے گا اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے گا، پھر سلام پھیرے گا۔

جیسے ایک شخص نے عصر کی نماز شروع کی اور کسی رکعت میں اس کو شک ہو گیا کہ آیا یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری، اور ان دونوں میں سے کوئی بھی اس کے نزدیک راجح نہ ہو، تو اس صورت میں اس کو دوسری مانے گا اور تشہد اول پڑھے گا اور اس کے بعد دو رکعت اور پڑھے گا اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے گا۔

اس مسئلہ کی دلیل حضرت ابو سعید خدریؓ سے یہ حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: « إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلاَثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ. فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلاَتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ»[2]

''جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور یہ نہ معلوم ہو سکے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو شک کو چھوڑ دے اور جس پر یقین ہو اس کے مطابق نماز پوری کرے۔ پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرے اور اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھ لی ہیں تو ایک اور ملا کر (چھ) جڑواں بنا لے اور اگر چار کو پورا کرنے کے لیے ہو تو یہ سجدہ سہو شیطان کی تذلیل و توہین ہے۔''

شک کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ایک شخص ایسے وقت میں آکر جماعت میں شامل ہو جاتا ہے جب امام رکوع میں ہوتا ہے، وہ سب سے پہلے آکر سیدھے کھڑا ہو جاتا ہے اور تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھتا ہے، پھر رکوع میں جاتا ہے، اس وقت وہ تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت سے خالی

---

۱ صحیح بخاری: ۴۰۱

۲ صحیح مسلم: ۵۷۱

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

نہیں ہوتا۔

پہلی حالت: اس کو اس کا یقین ہو جاتا ہے کہ اس نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا ہے، اور اس کے جماعت میں شامل ہوتے وقت امام نے اپنا سر رکوع سے نہیں اٹھایا تھا تو اس حالت میں وہ اس رکعت کا پانے والا سمجھا جائے گا اور فاتحہ کا پڑھنا اس سے ساقط ہو جائے گا۔[1]

دوسری حالت: اس کو اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ وہ جب جماعت میں شامل ہوا تو اس کے شامل ہونے سے پہلے ہی امام رکوع سے اپنا سر اُٹھا چکا تھا، اس صورت میں یہ رکعت اس سے چھوٹ جائے گی۔

تیسری حالت: تیسری صورت یہ ہے کہ اس کو اس بات میں شک ہو جاتا ہے کہ اس نے امام صاحب کے رکوع کی حالت میں پایا تھا کہ امام صاحب رکوع سے سر اٹھا چکے تھے، لہٰذا اس کی وہ رکعت چھوٹ جائے گی، اس طرح شک میں جو حالت بھی اس کے نزدیک راجح ہو اس پر عمل کرے گا اور اسی کے مطابق اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیرے گا۔ پھر سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے گا اور اگر اس سے نماز کا کچھ بھی حصہ چھوٹا نہیں تو پھر اس پر کوئی سجدہ نہیں۔

اور اگر کوئی حالت راجح نہ ہو تو یقین پر عمل کرے گا، یعنی یہ سمجھ کر کہ اس سے وہ رکعت چھوٹ ہی گئی ہے، لہٰذا اسی کے مطابق اپنی نماز کو پوری کرے گا اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے گا اور سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرے گا۔

فائدہ

ایک شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جاتا ہے کہ کتنی پڑھی، لہٰذا وہ یقینی حالت پر یا اس کے نزدیک جو راجح ہے اس پر مذکورہ تفصیل کے مطابق عمل کرتا ہے، پھر بعد میں نماز کے اندر اس پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس نے جو عمل کیا ہے وہ حقیقت حالت کے مطابق ہے اور اس کی نماز میں کوئی کمی وبیشی نہیں ہوئی ہے تو اس صورت میں اس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا، اکثر علماء کا اس پر فتویٰ ہے، اس

1 ''فاتحہ کا پڑھنا ساقط ہو جائے گا۔'' یہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے۔ جبکہ احادیث میں صراحت ہے: «لا صلاةَ لمن يقرأ بفاتحة الكتاب» ''جس نے فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز نہیں۔'' صحیح بخاری: ۷۲۳ (ادارہ)

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

لیے کہ یہاں سجدہ سہو واجب کرنے والا سبب یعنی شک ختم ہو گیا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سے سجدہ سہو ساقط نہ ہو گا، اس لیے کہ اس صورت میں سجدہ سہو کرنے سے شیطان کی تذلیل ہوتی ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اور اگر اس نے پوری نماز پڑھی تو یہ دونوں سجدہ سہو شیطان کی تذلیل کے لیے ہوں گے۔'' اس لیے کہ اس نے اپنی نماز کے بعض حصہ کو شک کی حالت میں ادا کیا ہے، یہی راجح قول ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص نے نماز شروع کی اور ایک رکعت میں اس کو شک ہو گیا کہ آیا یہ رکعت دوسری ہے یا تیسری؟ اور ان دونوں میں سے کوئی بھی اس کے نزدیک راجح نہ ہو سکا، لہٰذا اس پر واضح ہو گیا کہ واقع میں وہ دوسری رکعت تھی، لہٰذا مشہور قول کے مطابق اس پر سجدہ سہو نہیں ہے اور دوسرے قول کے مطابق اس پر سجدہ سہو اس میں بھی واجب ہے اور اسی کو ہم نے راجح قرار دیا ہے۔

مقتدی پر سجدہ سہو

جب امام کو نماز میں سہو ہو جائے تو امام صاحب کے سجدہ سہو میں مقتدی کو بھی اتباع کرنا واجب ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کا فرمان مروی ہے:

« إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا »[1]

''امام اسی لیے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اتباع کی جائے، لہٰذا تم اس سے اختلاف نہ کرو، پھر آگے فرمایا: جب امام سجدہ سہو کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔''

امام سجدہ سہو سلام سے پہلے یا سلام کے بعد کرے تو مقتدی پر اس کی اتباع ضروری ہے، الا یہ کہ مقتدی مسبوق ہو یعنی اس کی نماز کا کچھ حصہ چھوٹ چکا ہو تو سلام کے بعد والے سجدہ سہو میں وہ امام صاحب کی اتباع نہیں کرے گا، اس لیے کہ یہ اس کے لیے ممکن ہی نہیں، اس لیے کہ مسبوق اپنے امام کے ساتھ سلام نہیں پھیر سکتا ہے، لہٰذا وہ امام کے سلام کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرے گا،

---

۱ صحیح بخاری: ۳۷۸

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

پھر سلام پھیرے گا اس کے بعد سجدہ سہو کر کے آخری سلام پھیرے گا۔

جیسے ایک شخص جماعت کی آخری رکعت میں جا کر جماعت میں شامل ہوتا ہے اور امام صاحب پر سلام کے بعد سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، لہٰذا جب امام سلام پھیرے گا تو اس مسبوق کو اپنی نماز پوری کرنے کے لیے کھڑا ہونا پڑے گا اور امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کرے گا، لہٰذا جب اپنی باقی ماندہ نماز پڑھ لے گا اور سلام پھیر دے گا تو سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا۔

اور اگر مقتدی سے امام کے پیچھے سہو ہو جائے اور امام کو کچھ سہو نہ ہو اور مقتدی کی نماز میں سے کچھ چھوٹا نہ ہو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ اس لیے کہ اس کے سجدہ سہو سے امام سے اختلاف لازم آئے گا اور امام کی اتباع میں خلل پڑے گا۔ اس لیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس وقت تشہد اول چھوڑ دیا تھا جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے بھول گئے تھے، لہٰذا وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے تھے اور امام کی اتباع اور امام سے عدم اختلاف کے خیال سے تشہد کے لیے بیٹھے نہیں تھے۔

لیکن اگر اس سے امام کی اقتدا کے دوران نماز کا کچھ حصہ چھوٹ جائے یا چھوٹی ہوئی نماز کی تکمیل کے وقت اس سے سہو ہو جائے تو سجدہ سہو اس سے ساقط نہ ہو گا، لہٰذا جب وہ چھوٹی ہوئی نماز پوری کرے گا تو سلام سے پہلے یا سلام کے بعد مذکورہ تفصیل کے مطابق سجدہ سہو کرے گا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک مقتدی رکوع میں سبحان ربي العظيم کہنا بھول گیا، اور نماز کا کوئی حصہ اس سے نہیں چھوٹا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر اس سے ایک رکعت یا ایک سے زیادہ رکعت چھوٹ جائے تو اسے پوری کرے گا، پھر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے گا۔

دوسری مثال: ایک مقتدی اپنے امام کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا جب امام صاحب چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو مقتدی اس خیال سے بیٹھ گیا کہ یہ آخری رکعت ہے۔ پھر جب اسے معلوم ہوا کہ امام کھڑا ہے تو وہ بھی کھڑا ہو گیا، اس صورت میں اگر اس سے نماز کا کوئی حصہ نہ چھوٹا ہو تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر ایک یا اس سے زیادہ رکعت اس سے چھوٹ جائے تو اسے پوری کرے گا اور سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے گا، پھر سلام پھیرے گا۔ یہ سجدہ سہو اس پر صرف اس لیے واجب ہو گا کہ امام چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو امام کے اثنائے قیام میں وہ بیٹھا رہا اور یہ بیٹھنا نماز میں اضافہ کرنا ہے، جس کی وجہ سے یہ سجدہ سہو واجب ہوا۔

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

تنبیہ

پچھلے صفحات میں یہ بات واضح ہو گئی کہ سجدہ سہو کبھی سلام سے پہلے ہوتا ہے اور کبھی سلام کے بعد۔ سلام سے پہلے دو جگہوں پر ہوتا ہے:

سجدہ سہو سلام سے پہلے کب؟

① جب کوئی نقص (کمی) ہو جائے، اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن بحینہؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب تشہد اول چھوڑ دیا تھا تو سجدہ سہو سلام سے پہلے فرمایا تھا۔ یہ پوری حدیث پیچھے گذر چکی ہے۔

② جب سجدہ سہو ایسے شک کی وجہ سے واجب ہو جس میں کسی ایک طرف اس کا رجحان نہ ہو سکے، اس بارے میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی حدیث گذر چکی ہے کہ جسے اپنی نماز میں شک ہو جائے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں، تین یا چار؟ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ سلام سے پہلے اس پر دو سجدہ سہو واجب ہے، یہ حدیث بھی گذر چکی ہے۔

سجدہ سہو سلام کے بعد کب؟

اسی طرح سلام کے بعد بھی سجدہ سہو دو جگہوں پر واجب ہوتا ہے:

① جب نماز میں زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہو، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھا دی تھی، سجدہ سہو سلام کے بعد ہونا چاہیے، کیونکہ آپ ﷺ کو اس کا علم نماز کے بعد ہی ہوا تھا، لہٰذا سلام کے بعد جب یاد آیا تو آپ نے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا اور اس کی وضاحت نہیں کی کہ سجدہ سہو سلام کے بعد ہونا چاہیے کیونکہ آپ علیہ السلام کو اس کا علم نماز کے بعد ہی ہوا تھا، لہٰذا عمومی حکم سے یہ معلوم ہوا کہ نماز میں زیادتی سے جو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے وہ سلام کے بعد ہی ہوتا ہے، چاہے اس سہو کا علم سلام سے پہلے ہوا ہو یا سلام کے بعد۔

اسی طرح کا مسئلہ یہ بھی ہے کہ جب ایک نمازی نے اپنی نماز پوری کرنے سے پہلے بھول کر سلام

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

© rasailojaraid.com
magazine.mohaddis.com

پھیر دیا ہو پھر بعد میں یاد آیا ہو اور اس کے بعد نماز پوری کر چکا ہو تو چونکہ دوران نماز اس نے ایک سلام کا اضافہ کر دیا ہے، لہٰذا اسلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا، اس لیے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز میں دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیا تھا، بعد میں جب لوگوں نے آپ کو یاد دلایا تو آپ نے نماز پوری کی، سلام پھیرا۔ اس کے بعد سجدہ سہو کیا اور آخری سلام پھیرا۔ یہ حدیث پیچھے گزر چکی ہے۔

④ جب نماز میں ایسا شک ہو کہ اس میں ایک طرف کا رجحان پایا جائے، اس کی دلیل عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جسے اپنی نماز میں شک ہو جائے، اسے صحت کی جستجو کرنی چاہیے اور اسی پر اپنی نماز پوری کرنی چاہیے، اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا چاہیے، یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

اگر کسی آدمی سے دو سہو سرزد ہو جائیں جس میں سے ایک سہو سلام سے پہلے سجدہ سہو واجب کرتا ہو اور دوسرا سہو سلام کے بعد سجدہ سہو واجب کرتا ہو تو علمائے کرام کا کہنا ہے کہ سلام سے پہلے والے سجدہ سہو کو غالب قرار دے کر سلام سے پہلے سجدہ سہو ادا کیا جائے گا۔

اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے اور جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوتا ہے، تشہد اول کے لیے بیٹھنا بھول جاتا ہے اور تیسری رکعت کے بعد تیسری رکعت کو دوسری رکعت سمجھ کر اس کے بعد تشہد اول کرتا ہے، ایسے موقع پر وہ کھڑا ہو جائے اور چوتھی رکعت پوری کر کے سجدہ سہو کرے گا اور اخیر میں سلام پھیرے گا۔

چونکہ اس شخص نے تشہد اول کو چھوڑ دیا ہے جس کا سجدہ سہو سلام سے پہلے ہوتا ہے اور تیسری رکعت کے بعد ایک جلسہ کا اضافہ کر دیا ہے جس کا سجدہ سہو سلام کے بعد ہے، لہٰذا سلام سے پہلے والے سجدہ سہو کو غالب مان کر اسی پر عمل کرے گا۔ واللہ اعلم [1]

---

1 ترجمہ 'رسالۃ فی سجود السہو' از مجموع فتاویٰ و رسائل العثیمین: ۱۴/ ۹۴ تا ۱۰۵

© rasailojaraid.com
مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث